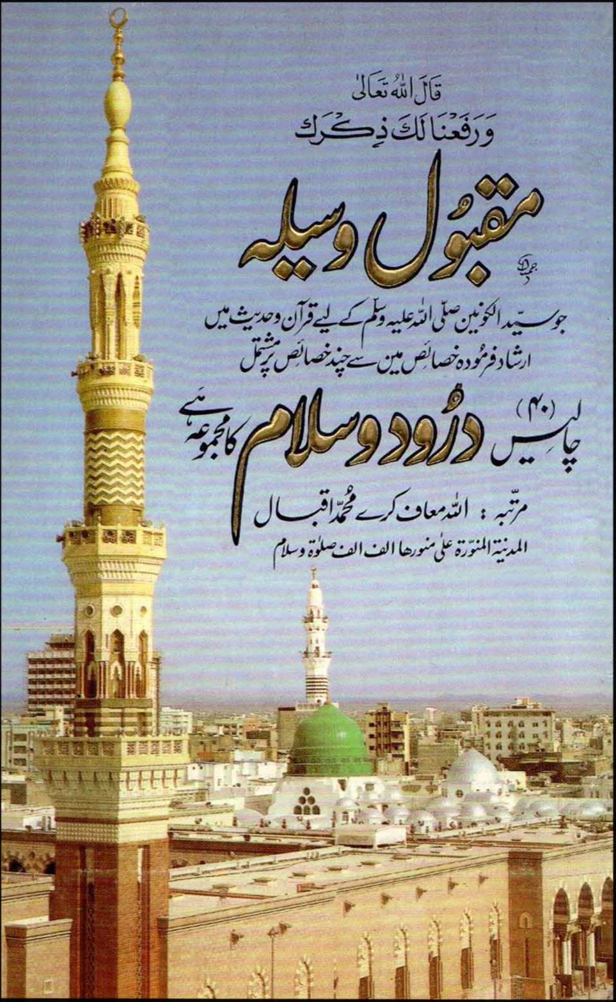

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

مقبول وسیلہ

جو سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرآن وحدیث میں
ارشاد فرمودہ خصائص مین سے چند خصائص پر مشتمل

چالیس (۴۰) درود وسلام کا مجموعہ ہے

مرتّبہ : اللہ معاف کرے محمدؐ اقبال

المدینۃ المنوّرۃ علیٰ منورھا الف الف صلوٰۃ وسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَقبُول وَسِیلہ

چالیس ۴۰ دُرود و سلام کا مجموعہ ہے

مرتّبہ

حَضرت اقدس صُوفی **مُحمّد اقبَال** صَاحب (مدنی)

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ

حضرت جناب آفتاب احمد (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکـــتبہ اقبـالیہ

نور حراء پبلیشرز

ای میل: noorbari786@gmail.com فون: 0092-312-2502281

۲۸ محرم الحرام ۱۴۴۴

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

مقبول وسیلہ

جو سیّد الکونین صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لیے قرآن و حدیث میں
ارشاد فرمودہ خصائص میں سے چند خصائص پر مشتمل

چالیس (۴۰) درود و سلام کا مجموعہ ہے

مرتّبہ : اللہ معاف کرے محمدؐ اقبال
المدینۃ المنوّرۃ علیٰ منورھا الف الف صلوٰۃ وسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

إنْ كَانَ كُفْراً حُبُّ قَدْرِ مُحَمَّدٍ

فَلْيَشْهَدِ الثَّقَلَانِ أَنِّي كَافِرُ

ایلیشیؒ کا قول

کونسا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہو سکتا ہے اور کونسا عمل زیادہ نفع والا ہو سکتا ہے اس ذاتِ اقدس پہ درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جل شانہٗ درود بھیجتے ہیں اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اللہ جلّ شانہٗ نے اس کو دنیا و آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت جس میں گھاٹا نہیں۔ یہ اولیائے کرام کا صبح و شام کا مستقل معمول رہا ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے درود شریف پر جمار ہا کر، اس سے اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہو جائیں گے۔ تیری امیدیں برآئیں گی، تیرا قلب منوّر ہو جائے گا۔ اللہ تعالےٰ شانہٗ کی رضا حاصل ہو گی، قیامت کے سخت ترین دہشت ناک دن میں امن نصیب ہو گا۔

ماخوذ از: فضائل درود شریف

جو صاحب بعینہٖ طبع کرانا چاہیں۔ ان کو کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہم سب ان کے لئے دعاگو ہوں گے۔

*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وابتغوا الیہ الوسیلۃ

جیسا عمل ویسی جزا

حضرت حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ قاعدہ ہے کہ "جیسا عمل ہو اسی نوعیت کی جزا ملتی ہے" (جلاء الافہام)

جب کوئی اللہ کا بندہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات پر درود بھیجتا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثنا اور اکرام اور تشریف کا طالب ہوتا ہے اور آپ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل و اولاد کے لیے رحمت خاصہ، سلامتی اور برکت کی دعا کرتا ہے تو اللہ کریم درود بھیجنے والے اور اس کی آل و اولاد پر دس گنا اپنی رحمتیں، سلامتی، برکتیں اور عزتیں اپنی شان کے مطابق نازل فرماتا ہے جیسا کہ فضائل کی احادیث میں ہے۔

اس مبارک عمل سے بے حد و حساب نفع کے حصول کا طریقہ

قرآن و حدیث کی روشنی میں عارفین نے لکھا ہے کہ جو عبادت ایمان و احتساب کے ساتھ کی جاتی ہے اس میں خشوع و خضوع اور رغبت ہوتی ہے حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے (فرشتوں

کے ذریعہ سے) ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ درود شریف کا پڑھنا قبر اطہر کے قریب افضل ہے۔ دور سے پڑھنے سے۔ اس لیے کہ قرب میں جو خشوع وخضوع اور حضور قلب حاصل ہوتا ہے وہ دور میں نہیں ہوتا"

اور دور سے پڑھنے والا بھی قرب جیسی کیفیت یعنی خشوع وخضوع اور حضور قلب سے پڑھے۔ جبکہ مومنین کو ایک نوع کا قرب تو حاصل ہے ہی اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ تو انشاء اللہ بے حد وحساب فضیلت اور ذوق پائے گا۔

عارف اور غیر عارف کی عبادت کے فرق میں کیا خوب کہا گیا ہے جس کی تائید حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے۔ ؎

سیر زاہد ہر شبے یک روزہ راہ سیر عارف ہر دمے تا تخت شاہ

اس کتابچہ میں کیا ہے؟
پہلے اِسے غور سے پڑھ لیں،

الحمد لله الذی بنعمته تتم الصّالحات والصّلوٰة والسّلام علی سیّد الموجودات الذی قال أنا سید ولدآدم ولا فخر وعلی آله وأصحابه وأتباعه إلی یوم الحَشر

أمّا بعد امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا اور تعظیم وتوقیر ہی پر سارے دین اسلام کا قیام ہے، کیونکہ رسول کا احترام وتعظیم نہ ہونے سے رسالت کے احکام ساقط ہوجاتے ہیں اور دین باطل ہوجاتا ہے۔

رسالت کے اقرار کے بغیر کوئی توحید معتبر نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مکمل التوحید ہیں، اسی لئے کتاب وسنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واحترام اور ادب پر بہت زور دیا گیا ہے، اور اس چیز کی کمی پر شدید وعیدیں آئی ہیں،

دشمنان اسلام کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی ہمیشہ سے کوشش رہی ہے لیکن آجکل دشمن مختلف سازشی کارروائیوں اور منصوبوں کے ساتھ مسلمانوں کے دینی حلقوں میں گھس کر دین ہی کے نام پر تعلق باللہ کے حصول کے طریقوں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت پیدا کرنے والی ہر ہر بات کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے، لہٰذا ہم سب پر ضروری ہے کہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تعلق باللہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کو اختیار کریں تاکہ اخلاص کے ساتھ

اتباع سنت کی دولت سے نوازے جائیں جس پر اللہ پاک کی رضا و محبت کا وعدہ ہے

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ رسالہ جہاد اکبر میں فرماتے ہیں۔

مُحمّد ہیں ممدوح ذاتِ خدا — مُحمّد کا ہو وصف کس سے ادا
مُحمّد سا مخلوق میں کون ہے — اسی کا طفیل ہے یہاں جون ہے
نہ پیدا اگر ہوتا احمد کا نور — نہ ہوتا دو عالم کا ہرگز ظہور
مُحمّد خلاصہ ہیں کونین کا — مُحمّد وسیلہ ہیں دارین کا
محبّت مُحمّد کی رکھ جان میں — مُحمّد مُحمّد کہہ ہر آن میں
مُحمّد کی الفت سے اور چاہ سے — ملے گا تو امداد اللہ سے

اس سلسلہ میں درود و سلام کا یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے جس کے صیغے ایسے خصائص و محاسن نبویہ پر مشتمل ہیں جو قرآن پاک اور احادیث صحیحہ میں وارد ہوئے ہیں تاکہ درود و سلام پڑھتے وقت خصائص جلیلہ و محاسن جمیلہ بھی مستحضر ہو کر ازدیاد محبت کا باعث ہوں۔

درود و سلام میں اچھے اچھے کلمات کے اضافہ کرنے کی ترغیب آئی ہے، چنانچہ فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرات صحابہ سے فرمایا

حدیث: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسِنُوا الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَاِنَّكُمْ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو بہتر سے بہتر طریقہ پر درود بھیجنے کی کوشش

لَاتَدْرُوْنَ لَعَلَّ
ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ
فَقَالُوْا لَهٗ فَعَلِّمْنَا
فَقَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ
وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ
عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ
وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ
الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ
مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُ
بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ

کرو تم جانتے نہیں ہو ان شاء اللہ تمہارا
وہ درود آپؐ کی خدمت میں پیش کیا جائیگا
لوگوں نے عرض کیا تو آپ ہمیں بتا دیجئے
کہ ہم کس طرح درود بھیجا کریں آپنے فرمایا
یوں عرض کیا کرو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
صَلَوَاتِكَ الی قوله اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ۔ اے اللہ اپنی خاص عنایات
اور رحمتیں اور برکتیں نازل فرما سید المرسلین
امام المتقین خاتم النبیین حضرت محمد پر۔ جو
تیرے خاص بندے اور رسول ہیں، نیکی اور
بھلائی کے راستے کے امام اور رہنما ہیں رحمت
والے پیغمبر ہیں (یعنی جن کا وجود ساری دنیا
کیلئے رحمت ہے) اے اللہ ان کو اس
"مقام محمود" پر فائز فرما جو اولین و

؎ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ فِيْ قَبْرِهِ الشَّرِيْفِ حَيْثُ اَنَّهٗ وَرَدَ فِيْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يصلون (أبوداود باسناد صحيح) وَفِيْ رِوَايَةٍ بَعْدَهٗ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ۔ **ترجمہ**: کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں، جیساکہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔ (ابوداؤد باسناد صحیح) اور دوسری روایت میں ان الفاظ کے بعد یہ ہے کہ "اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

آخرین کے لئے قابل رشک ہو۔ اے اللہ
حضرت محمد پر اور آل محمد پر اپنی خاص نوازشیں
اور رحمتیں اور عنایتیں فرما جس طرح کہ
تو نے حضرت ابراہیم وآل ابراہیم پر نوازشیں
اور عنایتیں فرمائیں، بیشک تو محمود
ستائش کا سزاوار اور عظمت و بزرگی والا
ہے، اور اے اللہ حضرت محمد اور آل محمد
پر اپنی خاص برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے
حضرت ابراہیم وآل ابراہیم پر برکتیں نازل
فرمائیں تیری ذات ہر حمد و ستائش کی سزاوار
ہے اور عظمت وکبریائی تیری ذاتی صفت ہے

(سنن ابن ماجہ)

اقلیشیؒ فرماتے ہیں کہ جب تو اللہ سے دعا کرے تو پہلے حمد کے ساتھ ابتدا کر پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور درود شریف کو دعا کے اول میں، دعا کے بیچ میں، دعا کے آخر میں کر اور درود شریف کے وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلی فضائل کو ذکر کر، اس کی وجہ سے تو مستجاب الدعوات اور تیرے اور اس کے درمیان حجاب اٹھ جائے گا۔ (فضائل درود شریف)

وَبِنَاءً عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ الشَّرِيْفِ وَ
اِتِّبَاعًا لِلسَّلَفِ الصَّالِحِ رَتَّبْنَا عِدَّةَ صِيَغٍ لِلصَّلٰوةِ
وَالسَّلَامِ عَلٰى رَسُوْلِ الْهُدٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث پاک کی بنا پر سلف صالحین
کے اتباع میں ہم نے بھی صلوۃ وسلام کے
چند صیغے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

مُتَضَمِّنَةٌ خَصَائِصَ وَمَحَاسِنَ جَلِيْلَةً لِلرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ وَرَدَتْ فِي الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ وَالسُّنَّةِ الْمُطَهَّرَةِ نَسْأَلُ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَنْ يَّتَقَبَّلَهَا بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ وَاَنْ يُّكْرِمَ الْمُرَتِّبَ وَالْقُرَّاءَ بِمَحَبَّتِهٖ وَمَحَبَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

ایسے خصائص اور محاسن جلیلہ پر مشتمل ہیں جو کتاب وسنت میں وارد ہوئے ہیں یہاں جمع کئے ہیں، اللہ کریم سے دعا ہے کہ اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائے اور ان کے مرتب کرنے اور پڑھنے والوں کو اپنی اور اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمائے ۔ آمین

اس مختصر مجموعہ درود وسلام میں محبت وعظمت پیدا کرنیوالے چند خصائص ومحاسن کا ذکر آ گیا ہے ۔ اور نفس درود شریف کی اہمیت اور اس کے فضائل جس سے درود شریف کا شوق پیدا ہو ۔

مختصراً چند فضائل بھی یہاں بیان کیے جاتے ہیں ان میں سب سے اہم اور سب سے مقدم تو خود حق تعالیٰ شانہٗ جل جلالہٗ عم نوالہٗ کا پاک ارشاد اور حکم ہے ۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے :۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ (پ ۲۲ الاحزاب ۳۳ الآیۃ ۵۶)

بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔ اے ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو ۔ (بیان القرآن)

ف حق تعالیٰ شانہٗ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے نماز، روزہ، حج وغیرہ اور بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں

ان کے بہت سے اعزاز واکرام بھی فرمائے۔ حضرت آدم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے۔ لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز واکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سید الکونین فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے ہے کہ اللہ جل شانہ، نے صلوٰۃ کی نسبت اوّلاً اپنی طرف اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اے مومنو تم بھی درود بھیجو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مؤمنین کی شرکت ہے پھر عربی دان حضرات جانتے ہیں کہ آیت شریفہ کو لفظ "انّ" کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے اور صیغہ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی پر۔

اس آیت میں جیسی شاندار تمہید اور جس اہتمام کے ساتھ اہل ایمان کو صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت ہے اور وہ کیسا محبوب عمل ہے۔

آگے درج ہونے والی حدیثوں سے معلوم ہوگا کہ اس میں اہل ایمان کے لیے کسقدر خیر کتنی رحمت اور کیسی برکات ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے، اللہ جلّ شانہ، اس پر دس دفعہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ (مسلم)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

حضرت اوسؓ بن اوس سے مروی ایک طویل حدیث کے آخر میں ہے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لیے دعاء اور استغفار کرتا ہوں۔

صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس شخص کے لیے کہ جس نے عرض کیا تھا "یارسول اللہ اگر میں سارے (دعاؤں کے) وقت کو آپ پر درود کے لیے مقرر کر دوں تو کیسا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی صورت میں تیرے (دنیا و آخرت کے) سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

درود و سلام کے فضائل کی تفصیل کے لیے ہمارے مرشد پاک کا مشہور عالم مقبول رسالہ "فضائل درود شریف" بہت اکسیر ہے کہ درود شریف پڑھنے کی ترغیب کے ساتھ ساتھ عشق نبوی کی دولت بھی حاصل ہوتی ہے جو فلاحِ دارین کا وسیلہ ہے۔

رسالہ مقبول وسیلہ کے پڑھنے کا طریقہ

۱۔ دیباچہ میں جو فضائل درج ہیں ان کا یقین کے ساتھ استحضار رکھیں۔

۲۔ دوران ورد خشوع و خضوع پیدا کرنے کے اسباب کو اختیار کریں۔ کہ ہر عبادت کو وزنی بنانے کے یہی مذکورہ اسباب ہیں۔

یہاں درود شریف پڑھتے وقت اپنے قلب میں روحانیت محمدی کو موجود سمجھتے ہوئے اس طرح سے پڑھے گویا کہ مواجہہ شریفہ کے سامنے عرض کر رہا ہے۔ اور وہاں سے میرے سلام کا جواب بھی مل رہا ہے میرے لیے دعا اور استغفار ہو رہا ہے اور میرے قلب پر محبت اور رحمت کے انوار نازل ہو رہے ہیں اور اسی کیفیت میں قلب سے اسم مبارک اللہ جل جلالہ اور اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم لذت اور محبت سے نکالے۔

۳۔ ہر درود شریف صلی اللہ علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر مل کر آہستہ آواز اور خوش الحانی سے پڑھا جائے تو یہ ذوق و شوق کی زیادتی اور کثرت درود شریف کی توفیق اور اجتماعی عمل کی فضیلت کا موجب ہوگا۔

اہم نوٹ:۔ اس ترکیب کو مشائخ سلوک کے اذکار و اشغال کی قیودات کی طرح بطور تدبیر سمجھا جائے نہ کہ مستقل حکم شرعی تاکہ احداث فی الدین نہ بن جائے

نیز یہ بھی ملحوظ رہے کہ نفس درود شریف میں الفاظ کے لحاظ سے افضل تو وہ صیغے ہیں جو مرفوع حدیثوں میں آئے ہیں جن کا ایک مجموعہ "مقبول وظیفہ" کے نام سے علیحدہ مطبوعہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

١- اسۡتِمۡرَارُ الصَّلٰوةِ عَلَيۡهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

﴿ اللہ تعالیٰ کا اور فرشتوں کا آپ ﷺ پر ہمیشہ درود بھیجتے رہنے کا اعزاز ﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ الَّذِيْ اَمَرْتَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ فِيْ كِتَابِكَ فَبَدَأْتَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ بِنَفْسِكَ وَثَنَّيْتَ بِمَلَائِكَتِكَ

فَقُلْتَ يَا مَنْ جَلَّ شَانُكَ "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" ۔ (القرآن الکریم الاحزاب ۵٦)

ترجمہ :۔(آگے آنے والے درودوں کا ترجمہ نہیں ہوگا لہٰذا اسی کو غور سے پڑھیں) اے اللہ اعلیٰ سے اعلیٰ درود و سلام نازل فرما ہمارے سردار اور ہمارے نبی جو رحمت والے نبی ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آپ کے حبیب ہیں اور آپ کے بندے اور رسول ہیں جن پر درود و سلام بھیجنے کا آپ نے کلام پاک میں مومنوں کو حکم فرمایا اور اس درود کے بھیجنے کے عمل کو پہلے آپنے خود شروع فرمایا اور اپنے ساتھ ملائکہ کو شامل فرماکر مؤمنین کو حکم دیا جیسا کہ اے بزرگ اور برتر ذات آپ کا ارشاد ہے انّ اللّٰہ وملٰئکتہ الآیہ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اے ایمان والو تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد　 　صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد　صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد　صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم

أخذ الله له العَهد على جميع الأنبيَاءِ

﴿ تمام انبیاء علیہم السلام سے حضور ﷺ پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا عہد لیا گیا ﴾

پہنچ سکا تیرے رتبہ تلک نہ کوئی نبی　ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار
جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے　کریں ہیں اُمّتی ہونے کا یا نبی اقرار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَخَذْتَ لَهُ الْعَهْدَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّهٖ "وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا" (القرآن الكريم آل عمران ۸۱)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد　 　صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد　صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد　صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم

جَعَلَ اللہ اتّباع نبیّہٖ مُوجباً لمحبّتہ

شانِ محبوبیت

قرآن پاک میں وعدہ ہے کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنائیں گے

اب ذرا غور کیجئے کہ جس کے پیچھے چل کر دوسرے لوگ محبوبِ رب العالمین بن جائیں تو خود اس کی محبوبیت کی کیا شان ہوگی ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الَّذِیْ جَعَلْتَ اتِّبَاعَہٗ مُوْجِبًا لِمُحَبَّتِکَ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ "قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ". (القرآن الکریم ۳ ع ۱۰ : ۳۱)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

اِذا ذُکر اللہ ذُکر معہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یاد کیا جاتا ہے

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اِذا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیْ" جب میرا ذکر کیا جائے گا تو اس کے ساتھ تمہارا ذکر بھی کیا جائے گا ۔ چنانچہ جہاں

بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوگا وہاں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی ہوگا کلمہ طیبہ، اذان، اقامت، نماز سب جگہ آپ کا ذکرِ عالی ساتھ ساتھ مذکور ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نام کی رفعت اور شہرت تو ظاہر ہے اور جو اس کے ساتھ مقرون ہوگا۔ وہ رفعت و شہرت میں بھی آپ کے ساتھ ہوگا۔

سیرت مبارکہ شاہد ہے کہ رب کریم جل شانہ، نے اپنے حبیب و محبوب بندہ کا جس قدر اعزاز و اکرام ظاہر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بلند شان عبدیت میں اسی قدر ترقی فرماتے رہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ قَرَنْتَ اسْمَهٗ مَعَ اسْمِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" (القرآن الکریم، الم نشرح)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

هو أكمل الخلق خُلقًا

(آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب و محبوب فخرِ عالم سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ذاتی اخلاقِ فاضلہ اور محاسن جمیلہ عطا فرمائے ہیں۔ مثلاً عدل و انصاف، جرأت

وشجاعت، قناعت وتواضع، عفو وکرم، زہد فی الدنیا وغیرہ، جن میں دیگر انبیاء کرام بھی شریک ہیں، لیکن سیرتِ مبارکہ کے واقعات شاہد ہیں کہ ان فضائل میں کمال کا درجہ آپ ہی کا حصہ ہے کوئی آپ کے برابر نہیں۔ ارشاد ہے وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَكْرَمْتَهٗ بِاَكْمَلِ الْخُلُقِ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّهٖ "وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ" (القرآن الکریم القلم)

صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

تکریمه بالإسراء وبمرتبة العبودية العلياء

﴿اسراء کا اعزاز اور "عبدہ" کا عالی مرتبت خطاب﴾

الوہیت کا مقام تو اللہ جل شانہٗ کے لیے خاص ہے مگر بندہ کی قدر ومنزلت کی بلندی اس کی عبدیت کے مطابق ہوگی چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حبیب سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ:۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افتقار الی اللہ کے مقام (عبدیت کاملہ) کو مکمل کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو دنیا اور آخرت میں آپ کا محتاج بنادیا۔ دنیا میں آپ کی محتاجگی تو کھانے پینے اور سانس لینے جیسی چیزوں سے بھی زیادہ ہے۔

کہ جن پر دنیوی زندگی موقوف ہے ۱ھ (الفوائد الابن قیم ص۱۴۳)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلَاۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ
سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَکْرَمْتَہٗ بِالْاِسْرَاءِ
حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ " سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی" (القرآن الکریم اسریٰ)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تکریمہ بالمعراج والقرب الخاص

﴿معراج کا اعزاز اور قرب خاص کا شرف﴾

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں معراج کی کرامت (معجزہ) بہت ہی اہمیت رکھتی ہے اور بہت سے فضائل کو شامل ہے"

خدا کے طالبِ دیدار حضرتِ موسیٰ — تمہارا لیجے، خدا آپ طالبِ دیدار
کہاں بلندیٔ طور اور کہاں تری معراج — کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار

(۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ
عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
صَاحِبِ الْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ الَّذِیْ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ

"ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی"

(القرآن الکریم النجم ۱۸)

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

﴿شق القمر﴾ ﴿معجزہ شق القمر﴾

سید الانبیاء فخر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار معجزات ہیں ایک مشہور معجزہ شق القمر ہے کہ ایک روشن رات میں کفار کے مطالبہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے جو دوسرے ملکوں میں بھی لوگوں نے دیکھ کر شہادت دی۔

ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا جگر کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ شَقَّ الْقَمَرَ بِاِشَارَتِهٖ ۔ (بخاری و مسلم)

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

معجزة القرآن الابدية

﴿قرآن کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدی معجزہ﴾

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مبارکہ میں قرآن کریم سب سے بڑا اور ایسا معجزہ ہے جو ابدی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ مُعْجِزَةً اَبَدِيَّةً اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

نُصِرَ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ

﴿ایک ماہ کی مسافت تک آپ کے رعب کا اثر دیکر آپ کی مدد فرمائی گئی﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ نُصِرَ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهٖ "وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَىْ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ" (بخاری ومسلم)

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

أعطي جوامع الكلم

﴿ آپ کو جوامع الکلم کا معجزہ دیا گیا ﴾

آپ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود امی ہونے کے مختصر الفاظ مبارکہ میں وسیع مفہوم بیان فرماتے ہیں جس پر احادیث کا ذخیرہ شاہد عدل ہے ۔ ؎

نگار من کہ بہ مکتب نہ رفت وخط نہ نوشت — بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

یعنی میرا محبوب جو کبھی مکتب میں بھی نہیں گیا۔ لکھنا بھی نہیں سیکھا وہ اپنے اشاروں سے سینکڑوں مدرسوں کا معلم بن گیا ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اُعْطِىَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهٖ "اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ" (مسلم شریف)

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

أُعْطِيَ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ

﴿ آپ کو زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں ﴾

جیسا کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا
وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اُعْطِیَ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ
حَیْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِہٖ "وَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ" (بخاری ومسلم)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جَعَلَہُ اللّٰہُ نُوْراً

(آپ کا نور ہونا)

قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ نے خود آپ کو نُور فرمایا ہے۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا
وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ نُوْرًا حَیْثُ قُلْتَ "قَدْ
جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ" (القرآن الکریم المائدہ ۱۵)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

هُوَ سَيِّدُ الْبَشَر

﴿سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سیّد البشر ہیں﴾

حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں

دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی ❁ کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا ❁ بنے گا کون ہمارا ترے سوا غم خوار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ قَالَ عَنْ نَفْسِهٖ "اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

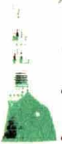

هُوَ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْن

﴿اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا﴾

اس رحمت عامہ میں مومن کافر اور ساری مخلوق شامل ہے اور مومنین کے لئے خاص طور پر رؤف و رحیم بنایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ الَّذِيْ

قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ". (القرآن الکریم انبیاء ۱۰۷)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

جُعِلَتْ طَاعَتُہٗ عَیْنَ طَاعَةِ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے یوں فرما رہے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا عالی مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر اونچا ہوا کہ آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ جَعَلْتَ طَاعَتَہٗ عَیْنَ طَاعَتِكَ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ "وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ". القرآن الکریم النساء ۸۰

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

جُعِلَتْ مُبَايَعَتُهٗ عَيْنَ مُبَايَعَةِ اللهِ

اللہ تعالیٰ نے آپ کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا [1]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ جَعَلْتَ مُبَايَعَتَهٗ عَيْنَ مُبَايَعَتِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ "اِنَّ
الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ" (القرآن الکریم، الفتح: ١٠)

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

الإيمان به صلى الله عليه وسلم مقرون بالإيمان بالله تعالىٰ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے کیساتھ اپنے رسول پر ایمان لازم قرار دیا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ جَعَلْتَ الْاِيْمَانَ بِهٖ مَقْرُوْنًا بِالْاِيْمَانِ بِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ

"يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ" (القرآن الکریم، النساء: ١٣٦)

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

كَوْنُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّةً يَّمْتَنُّ اللّٰهُ بِهَا عَلٰى عِبَادِهٖ

﴿رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر مؤمنین پر اس کا احسان جتلانا﴾

لیکن اس طرح دیگر انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں نہیں فرمایا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ مَنَنْتَ عَلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبَعْثَتِهٖ فِيْهِمْ حَيْثُ قُلْتَ فِيْ حَقِّهٖ "لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ" (القرآن الکریم آل عمران ۱۶۴)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اقسم اللہ تعالیٰ بحیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿اللہ تعالیٰ کا آپ کی حیات کی قسم کھانا﴾

عربی محاورے کا ذوق رکھنے والے علماء کرام اس حقیقت کو بخوبی جانتے ہیں کہ حیات مبارکہ کی قسم کھانے میں کتنی محبت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کی کتنی قدر و منزلت ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَقْسَمْتَ بِحَيَاتِهٖ حَيْثُ قُلْتَ فِيْ حَقِّهٖ "لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ" (القرآن الکریم حجر ۷۲)

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نَهَى اللّٰهُ أَنْ يُرْفَعَ صَوتٌ فَوقَ صَوتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

﴿ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرنے کی غیر معمولی اہمیت ﴾

اللہ جل شانہ کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب واحترام کی اتنی اہمیّت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ آپ کے سامنے آپس میں بلند آواز سے بولنے پر حبط اعمال کی وعید آئی ہے ۔اور ادب کے ساتھ پست آواز رکھنے والوں کو حقیقی متقی قرار دیا ہے ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ نَهَيْتَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ فَوْقَ صَوْتِهٖ حَيْثُ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ" ۔(القرآن الکریم الحجرات)

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

أعطاه الله اسمين من أسمائه

﴿عطا فرمائے اللہ نے دو نام اپنے ناموں میں سے﴾

رؤف اور رحیم اللہ تعالٰے کے اسماء حسنیٰ میں ہیں اور قرآن پاک میں یہ دونوں نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استعمال فرمائے گئے ہیں۔ علمانے تیس سے اوپر اس طرح کے مشترکہ اسمائے مبارکہ ذکر کیے ہیں۔ لیکن جو نام اللہ تعالٰے کے لیے ہیں وہ اللہ کی شان الوہیت کے مطابق ہیں اور وہی اسماء جو اللہ تعالٰی کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں وہ آپ کی شانِ عبدیت کے مطابق ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الرَّؤُوْفِ الرَّحِيْمِ الَّذِىْ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ"

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

(پ‍ا۱ - التوبۃ ۹ الآیۃ - ۱۲۸)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

تَکَفَّلَ الْمَولٰی بِحِفْظِہٖ

آپ کی حفاظت کے بارے میں فرمایا کہ آپ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں دیکھئے اس میں کس قدر محبت کے انداز میں حفاظت کا یقین دلایا گیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ تَكَفَّلْتَ بِحِفْظِهٖ حَيْثُ قُلْتَ "وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا" (القرآن الکریم الطور ۴۸)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

هُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن

﴿آپ خاتم النبیین ہیں﴾

اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت تو حضرت آدم علیہ السلام سے بھی قبل عطا کی گئی تھی لیکن ظہور آخر میں ہوا۔ اب قیامت تک آپ کی شریعت پر عمل ہوگا حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لائیں گے تو وہ بھی آپ کی شریعت کے تابع ہوں گے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ

رَسُولِكَ الَّذِیْ خَتَمْتَ بِهِ النُّبُوَّةَ وَالرِّسَالَةَ حَيْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّهٖ "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ"۔ (القرآن الکریم، الاحزاب ۴۰)

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

إِمَامَتُهٗ بِالْأَنْبِيَاءِ

﴿بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام کا آپ کو امام بنایا گیا﴾

شب معراج میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام بیت المقدس شریف میں جمع تھے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کے لیے آگے بڑھایا اور تمام انبیاء علیہم السلام نے آپ کی اقتدا کی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَكْرَمْتَهٗ بِاِمَامَةِ الْاَنْبِيَاءِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ "فَجُمِعَ لِیَ الْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِیْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَمَمْتُهُمْ"۔ (نسائی)

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

إِطْلَاعُهُ عَلَى الْمُغَيَّبَاتِ

آپکو اللہ تعالیٰ نے بہت سی غیب کی باتوں پر مطلع فرمایا اور آپنے سچی پیشینگوئیاں کیں مثلاً سفرِ ہجرت مبارکہ میں حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں جسے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں ان کے ہاتھ میں ——— دیکھ کر مسرور ہوئے کہ میرے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی پوری ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانے دجال کے متعلق پیش گوئی فرمائی کہ اس کی پیشانی پر لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَطْلَعْتَهٗ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّا سَيَقَعُ حَيْثُ اَخْبَرَ عَنِ الدَّجَّالِ الْاَعْوَرِ فَقَالَ وَمَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر (البخاری ومسلم)

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

أُعْطِيَ الْكَوْثَر

﴿حوض کوثر عطا فرمانے کی بشارت﴾

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حوض کوثر کے متعلق فرمایا:

وہ ایک نہرِ جنت ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے جس میں

خیر کثیر ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَاحِبِ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ الَّذِیْ قُلْتَ فِیْ حَقِّهٖ "اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ" (القرآن الکریم الکوثر)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

عُلُوُّ مَكَانَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے روز آپ کے مرتبہ کی بلندی

حدیث پاک میں آیا ہے کہ قیامت کے روز ساری مخلوق میں سے صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہوگی کہ وہ عرش کے دائیں جانب کھڑے ہوں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ یَكُوْنُ لَهٗ كُرْسِیٌّ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ حَیْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهٖ

"ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِكَ غَیْرِیْ" (الترمذی)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

هُوَأَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ

﴿ آپ سب سے اول شافع و مشفع ہوں گے ﴾

اللہ جل شانہٗ کے حبیب شافع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی اجازت سے شفاعت فرمائیں گے جو کہ کئی دفعہ اور کئی قسم کی ہوگی۔ جن میں اول بڑی شفاعت ہے جو تمام بنی آدم کے لیے ہوگی

تمہارے حرفِ شفاعت پہ عفو ہے عاشق ❊ اگر گناہ کو ہے خوفِ غصۂ قہار
یہ سن کے آپ شفیعِ گناہ گاراں ہیں ❊ کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ هُوَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهٖ "اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ ..." (مسلم)

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أُعْطِيَ لِوَاءَ الْحَمْدِ

﴿ آپ کے مبارک ہاتھ میں حمد کا جھنڈا تھمایا جائے گا ﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اُعْطِيَ لِوَاءَ الْحَمْدِ حَيْثُ قَالَ

عَنْ نَفْسِهٖ "بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ". (مسند احمد)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّم

أُعْطِيَ المقام المحمود

مقام محمود کا اعزاز

مقام محمود کے متعلق جو تفاسیر احادیث میں علماء سے منقول ہیں ان سب کا حاصل اور اس مقام کا منظر اس طرح ہے کہ قیامت کے روز عرش کے دائیں جانب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک کرسی ہوگی جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت کا سبز جوڑا پہنایا جائے گا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں حمد کا جھنڈا اٹھایا جائے گا اور اس شان پر اولین وآخرین سب کو رشک ہوگا اور یہی شفاعت کبریٰ کا وقت ہوگا جس سے تمام مخلوق کے ساتھ انبیاء کرام بھی مستفید ہوں گے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ الَّذِيْ قُلْتَ فِيْ حَقِّهٖ "عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا". القرآن الکریم الاسرا ۷۹

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

تَكَفَّلَ الْمَوْلٰى بِحِفْظِ دِيْنِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی ربانی کفالت﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ تَكَفَّلْتَ بِحِفْظِ دِيْنِهٖ حَيْثُ قُلْتَ جَلَّ شَانُكَ

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ" (القرآن الکریم ، حجر ۹)

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّة

﴿حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے﴾

(۳۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ هُوَ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ [illegible]

❀

صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم
صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم
صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم

مَابین بیته ومنبره صلی الله علیه وسلم روضة من ریاض الجنّة

﴿حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف اور گھر کا درمیانی حصہ جنت کی کیاری ہے﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ قَالَ "مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ" (البخاری ومسلم)

صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم
صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم
صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم

أقسم الله تعالیٰ له صلی الله علیه وسلم

﴿اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب کے لئے قسمیں فرما کر ان کا راضی کرنے کی بشارت دینا﴾

اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت عفو و رحمت کا ظہور اس طرح فرمایا کہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن میں وعدہ فرمایا ہے۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی "یعنی آگے دے گا تجھ کو تیرا رب پھر تو راضی ہوگا"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ آپ تو کبھی بھی خوش نہ ہونگے

اگر آپ کی امت میں سے ایک آدمی بھی دوزخ میں رہے گا۔ (درِ منثور)

اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے آپ کو خوش کرنے کا تو ان شاء اللہ تعالیٰ ایک اُمتی بھی دوزخ میں نہیں رہے گا۔

عجب نہیں تری خاطر سے تیری اُمّت کے ۔۔۔ گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار
بکیں گے آپ کی اُمّت کے جُرم ایسے گراں ۔۔۔ کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم یہ ہوں گی نثار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَقْسَمْتَ لَهٗ حَيْثُ قُلْتَ جَلَّ شَانُكَ "وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝" (القرآن الکریم۔ والضحیٰ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۔۔۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۔۔۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۔۔۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُسْنُهٗ وَجَمَالُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن وجمال﴾

جمال کو ترے کب پہنچے حُسنِ یوسفؑ کا ۔۔۔ وہ دلربائے زلیخا تو شاہدِ ستّار
رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت ۔۔۔ نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جُز ستّار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ كَانَ وَجْهُهٗ يَتَلَأْلَأُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ۔ (شفاء قاضی عیاض)

ترجمہ: اے اللہ بہتر سے بہتر درود و سلام بھیج اپنے حبیب اور ہمارے سردار حضرت محمد پر جو آپ کے بندے اور رسول ہیں۔ جن کا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح دمکتا ہے ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْاَزْهَرِ ۔ (من الشمائل)

اے اللہ اعلیٰ سے اعلیٰ درود و سلام بھیج ہمارے سردار اور نبی حضرت محمد پر جو آپ کے بندے اور رسول ہیں جن کا چہرہ منور اور پیشانی پھول کی طرح شگفتہ ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ . (المرتب)

ترجمہ:۔ اے اللہ بہتر سے بہتر درود و سلام بھیج ہمارے سردار اور نبی حضرت محمد پر جو آپ کے بندے اور رسول ہیں اور آپ کی آل (واصحاب) پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کے بقدر۔

یا صاحب الجمال ویا سیّدُ البشر
من وجہک المنیر لقد نُوِّرَ القمر
لا یُمکن الثناءُ کما کان حقّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❋

لا نبيّ بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا ﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ قَالَ عَنْ نَفْسِهٖ

"اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِىْ". (الحديث الشريف)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَبِعَدَدِ مَا تُحِبُّ
وَتَرْضٰى وَكَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ
وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

يا ربّ صلّ وسلّم دائما ابدا — على حبيبك خير الخلق كلهم

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خالق کائنات جلّ شانہٗ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا

حلیۂ مبارکہ

سَلَامٌ عَلٰی أَنْوَارِ طَلْعَتِكَ الَّتِي
أُعِيشُ بِهَا شُكْرًا وَأُفْنِي بِهَا وَجْدًا

اے حبیب آپ کے دیدار کے انوار کو سلام جن سے میری بقا ہے اور ان ہی میں میری فنا ہے

خوشا چشم کو دید آں روئے زیب
خوشا دل کہ دارد خیال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس مبارک تصور کے ساتھ دل کی طرف متوجہ ہو کر پڑھیئے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نور مجسم کی تصویر کشی تو محال ہے لیکن ہمت اور وسعت کے موافق چہرۂ انور کے جمال جہاں آرا کے متعلق حضرات صحابہ کرام سے جو کچھ منقول ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ

نمبر ایک سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی شاندار تھے آپ کا قد میانہ تھا لیکن مجمع میں آپ سب سے زیادہ بلند معلوم ہوتے تھے ،

ہر جلوہ پہ ضیاء رخ انور کا نور ہے
شانوں میں کیا بلند یہ شان حضور ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نمبر دو عظیم المرتبت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک ماہ بدر کی طرح چمکتا تھا، یہ حسن اور خوبروئی اس طرح سے تھی کہ گورے گورے رنگ کے اندر کچھ سرخی دمکتی تھی جس سے کمال درجہ ملاحت پیدا ہوگئی تھی۔ اور رخسار مبارک نہایت شفاف ہموار اور سبک تھے،

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نمبر تین ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کانوں کی لو تک تھے، اور سر کے بیچ میں مانگ نکلی رہتی تھی اور بال ہلکی سی پیچیدگی لئے ہوئے تھے یعنی بل دار تھے ؎

مر کر کسی کی زلف پہ معلوم ہو تجھے
فرقت کی رات کٹتی ہے کس پیچ و تاب میں

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

نمبر چار   فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کشادہ تھی اور ابرو خم دار باریک ، اور گنجان تھے ، دونوں ابرو جدا جدا تھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہ تھے ، دونوں ابرو کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر جاتی تھی ۔

آپ کو دنیا اور دنیاوی امور کی وجہ سے کبھی غصہ نہ آتا تھا ۔ البتہ اگر کوئی امرِ دین اور حق سے تجاوز کرتا تو اس وقت آپ کے غصہ کی کوئی تاب نہ لا سکتا تھا یہاں تک کہ آپ اس کا انتقام نہ لے لیں ۔ لیکن اپنی ذات کے لئے نہ کسی پر ناراض ہوتے نہ اس کا انتقام لیتے ۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

نمبر پانچ   محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بڑی اور خوش رنگ تھیں جن کی پتلی نہایت سیاہ اور ان کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے ، اور پلکیں دراز تھیں ،

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد — صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

نمبر چھ سرورِعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک پر ایک چمک اور نور تھا جس کی وجہ سے بینی مبارک بلند معلوم ہوتی تھی

عادت شریفہ زمین ہی کی طرف نگاہ رکھنے کی تھی۔ غایت شرم وحیا کی وجہ سے پوری آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے تھے عموماً گوشہ چشم سے دیکھا کرتے تھے ؎

ادھر قاتل کی نظریں شرم سے اوپر نہیں اٹھتیں
ادھر بسمل کھڑا ہے ہاتھ پر میت لیے دل کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

نمبر سات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک موزونیت کے ساتھ فراخ تھا، اور دندان مبارک باریک آبدار تھے، اور سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا سا فصل بھی تھا جن سے تکلم اور تبسم کے وقت ایک نور نکلتا تھا ؎

حیا سے سر جھکا لینا ادا سے مسکرا دینا
حسینوں کو بھی کتنا سہل ہے بجلی گرا دینا

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

نمبر آٹھ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک بھرپور اور گنجان بالوں کی تھی،

جو ہیبت اور عظمت کو بڑھاتی تھی۔ اول تو جمال و خوبصورتی کے لیے بھی رعب ہوتا ہے ؎

شوق افزوں مانع عرض تمنا رعب حسن
بارہا دل نے اٹھائے ایسی لذت کے مزے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نمبر نو امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک ایسی پتلی اور خوبصورت تھی جیسی تصویر کی گردن تراشی ہوئی ہو، صفائی اور چمک میں چاندی جیسی تھی،

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نمبر دس حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپکے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ نبیوں کے ختم کرنے والے تھے، (شمائل ترمذی) آپ نے خود فرمایا میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا

اللّٰهمّ صلّ علیٰ سیّدنا محمّد واٰله بقدر حسنه وجماله

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ
وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ
وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ
وَتَرْفَعُنَا بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ
وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ
الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ
إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا آمَنَّا بِهٖ

اے اللہ ہم بلاشبہ ایمان لائے آپ پر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَرَهٗ فَمَتِّعْنَا اَللّٰهُمَّ

رحمت ہو اللہ کی آپ پر اور سلام حالانکہ ہم نے نہیں دیکھا آپکو پس ہمکو بہرہ ور کر اے اللہ!

فِي الدَّارَيْنِ بِرُؤْيَتِهٖ ط وَثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى مَحَبَّتِهٖ ط

دونوں گھروں میں آپ کے دیدار سے اور ثابت رکھ ہمارے دلوں کو آپ کی محبت پر

وَاسْتَعْمِلْنَا عَلٰى سُنَّتِهٖ ط وَتَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ ط

اور عامل بنا ہم کو آپ کی سنت پر اور وفات دے ہمکو آپ کے مذہب پر

وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ النَّاجِيَةِ وَحِزْبِهِ الْمُفْلِحِيْنَ ط

اور حشر فرما ہمارا آپ کے نجات پانے والے گروہ اور آپ کی کامیاب جماعت میں

وَانْفَعْنَا بِمَا انْطَوَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُنَا مِنْ مَحَبَّتِهٖ

اور نفع دے ہم کو اس چیز سے جس کو گھیرے ہوئے ہیں ہمارے دل آپ کی محبت میں کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ لَا جِدَّ وَلَا مَالَ وَ

رحمت ہو اللہ کی آپ پر اور سلام اسدن جسدن نہ بخت کام آئیگا اور

لَا بَنِيْنَ ط وَاَوْرِدْنَا حَوْضَهُ الْاَصْفٰى ط وَاسْقِنَا

نہ مال اور نہ اولاد اور اتار ہمکو آپ کے حوض کوثر پر اور پلا ہم کو

بِكَاْسِهِ الْاَوْفٰى ط وَيَسِّرْ عَلَيْنَا زِيَارَةَ حَرَمِكَ

آپ کے بھرے ہوئے پیالے سے اور آسان کر ہم پر زیارت اپنے حرم کی

وَحَرَمِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُمِيْتَنَا وَاَدِمْ عَلَيْنَا

اور آپ کے حرم کی پیشتر اس کے کہ تو ہم کو موت دے اور ہمیشہ رکھ ہم پر

الْاِقَامَةَ بِحَرَمِكَ وَحَرَمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ٹھہرنا اپنے حرم میں اور آپ کے حرم میں رحمت ہو اللہ کی آپ پر

وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْ نَتَوَفّٰى ○

اور سلام یہاں تک کہ ہم وفات پا جائیں

شیخ الاسلام حافظ ابنِ قیمؒ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل درود شریف کی احادیث جمع فرمائیں پھر ان احادیث سے حاصل شدہ فوائد وثمرات کو کتاب کے آخری باب میں تحریر فرمایا ان میں سے چند ایک یہاں نقل کی جاتی ہیں۔

درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں دوام اور زیادتی کا سبب ہے۔ اور یہ (محبت رسول) ایمان کی کڑیوں میں سے ایسی کڑی ہے جس کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔ کیونکہ بندہ جتنی کثرت سے محبوب کا ذکر کرے گا اور اس کی صورت کو قلب میں مستحضر کرے گا اور اس کے محاسن اور ان خوبیوں کو جن سے ان کی محبت پیدا ہو مستحضر کرے گا۔ اس کی محبت بڑھے گی اور تڑپ اتنی بڑھے گی کہ اس کے تمام قلب پر محبت چھا جائے گی اور جب اس کے ذکر سے اعراض کرے گا یا قلب میں اس کی ذات کو مستحضر کرنے اور اس کے محاسن کو مستحضر کرنے سے اعراض کرے گا تو محبت میں کمی واقع ہوگی (اور ایمان رخصت ہونا شروع ہو جائے گا) (اسی فائدہ میں ذکر و محبت کے ثمرات لکھنے کے بعد فرماتے ہیں وفی ھذا الجناب الاشرف احق ما انشد)

لو شق عن قلبی فری وسطہ
ذکرك والتوحید فی شطرہ

(جلاء الافہام لابن قیم الجوزیہؒ)

ترجمہ:۔ اگر میرے دل کو چیرا جائے تو دیکھنے والا یہ دیکھے گا کہ اس کے نصف حصہ میں آپ کا ذکر ہے اور نصف حصہ میں توحید ہے۔

کسی بندہ کی شرافت کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کا نام خیر کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آجائے۔

اس ذیل میں یہ شعر بھی کہا گیا ہے۔

وَمَنْ خَطَرَتْ مِنْهُ بِبَالِكَ خَطْرَةٌ
حَقِيْقٌ بِاَنْ يَسْمُوْ وَاَنْ يَتَقَدَّمَا

ترجمہ:۔ جس خوش قسمت کا خیال بھی تیرے دل میں گزر جائے وہ اس کا مستحق ہے کہ جتنا بھی چاہے فخر کرے اور پیش قدمی کرے (اچھلے کودے) ع

ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

درُود شریف افضل اعمال میں سے ہے

یہ درود شریف اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اللہ کے شکر کو بھی شامل ہے اور آپ کو مبعوث فرما کر جو اللہ تعالےٰ نے بندوں پر احسان کیا ہے۔ اس کی معرفت کو بھی شامل ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ذکر، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر اور اللہ تعالےٰ سے اس سوال پر مشتمل ہے کہ وہ آپ کو آپ کی شایانِ شان بدلہ دے۔ جیساکہ اس میں ہمیں اپنے رب اور اس کے اسماء وصفات کی معرفت ہوتی ہے اور رب کی مرضی کی طرف رہنمائی ہوتی ہے اور اس کی بھی معرفت ہوتی ہے کہ ہمیں بھی آخرت میں کیا ملے گا۔ گویا یہ درود پورے ایمان ہی پر مشتمل ہے بلکہ یہ درود جس رب سے دعا کر رہے ہیں اس کے اقرار، اس کا علم وسمع قدرت وارادہ صفات وکلام سب کو مشتمل ہے۔ نیز بندوں کی طرف رسول بھیجنا اور آپ کی دی ہوئی تمام خبروں کی تصدیق۔ اور آپ کے کمال محبت کو مشتمل ہے۔ اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ یہی باتیں اصولِ ایمان ہیں۔

پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا بندے کی ان سب باتوں کے جاننے ان کی تصدیق کرنے اور آپ کی محبت پر مشتمل ہے۔ لہٰذا درود پڑھنا افضل اعمال میں سے ہوا۔ (ماخوذ از جلاء الافہام)

یہ رسالہ پاکستان کے سفر میں مدرسہ خانقاہ امدادالعلوم لاہور میں شروع کیا اور الحمد للہ صاجبزادہ حضرت مولانا قاری اہل اللہ صاحب دامت برکاتہٗ کی خانقاہ فتح الرحیم فیصل آباد میں آج مورخہ ۳ شعبان ۱۴۱۰ھ ختم ہوا۔

۱ مراجع:۔ اس رسالہ کے جملہ مندرجات اپنے سابقہ مرتب شدہ رسائل میں سے لیے گئے ہیں جن کے مضامین اکابر کی کتب ہی سے ماخوذ ہیں بندہ صرف ناقل ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَ
سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اللهم انى اسألك حبك وحب رسولك وحب من يحبك وحب عمل يبلغنى حبك وحب من ينفعنى حبه عندك۔ آمين۔

مرتبہ۔ اللہ معاف کرے محمد اقبال

وسیلے سے دُعا کی قبولیّت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حُضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے توسل حاصل کرنے اَور اُنکے وسیلہ سے دعا کرنے کے بارے میں ایک رسالہ لکھا ہےاُور ایک مستقل رسالہ نعلین مبارک کے کاغذ پر بنے ہوئے نقشہ سے توسل اور برکت حاصل کرنے کے متعلق لکھا ہے ۔ اسکے بارے میں لکھتے ہیں :۔ رسالہ نیل الشفاء مؤلفہ احقر میں حُضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشہ نعل شریف کے برکات وخواص مذکور ہیں ، جب صرف ان الفاظ میں جو کہ آپ کے معنی ومدح میں صورت ومثال ہیں اور پھر اُن نقوش میں جو کہ ان الفاظ پر دلیل ہیں (قصیدہ بردہ کی برکات کے واقعات کی طرف اشارہ ہے) اور اس ملبوس میں جو کہ آپکی نعال ہیں اور پھر ان نقوش میں جو کہ اُن نعال کی مثال ہیں یہ دولت ہائے لازوال اور نعمت ہائے بے مثال ہیں ۔ سو خود آپکی ذات مجمع الکمالات واسمار جامع البرکات سے توسل حاصل کرنا اُور اُن کے وسیلہ سے دعا کرنا کیا کچھ نہ ہوگا ؎

نام اَحمد چُوں چنیں یاری کنَد ۔۔۔ تاکہ نورشں چوں مددگاری کنَد

نام احمد چوں حصارے شد حصین ۔۔۔ تاچہ باشد ذات آں روح الامین

هٰذَا مِثَالُ نِعَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

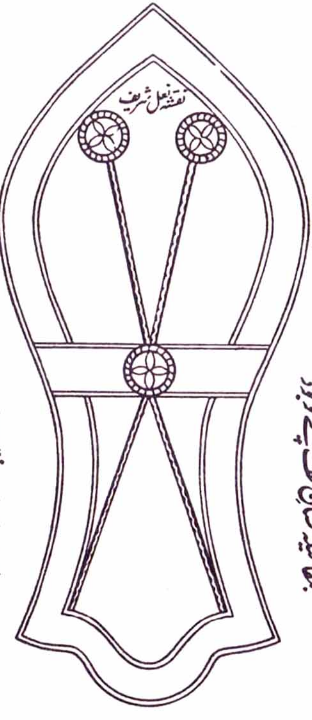

بزمینے کہ نشان کف پائے تو بود

سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

نعتِ رسولِ عربی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعت شریف

صبا یہ جا کے تو کہیو میرے سلام کے بعد
کہ تیرے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد

خلق کے سرور، شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم
مرسلِ داور، خاص پیمبر، صلی اللہ علیہ وسلم
نورِ مجسم، نیّرِ اعظم، سرورِ عالم، مونسِ آدمؑ
نوحؑ کے ہمدم خضر کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم
دولتِ دنیا خاک برابر، ہاتھ کے خالی دل کے تونگر
مالکِ کشور، تخت نہ افسر، صلی اللہ علیہ وسلم

چشمۂ جاری، خاصۂ باری، گرد سواری بادِ بہاری
آئینہ داری، فخرِ سکندر، صلی اللہ علیہ وسلم
مہر سے مملو ریشہ ریشہ نعت امیرا اپنا ہے پیشہ
وردِ ہمیشہ دن بھر شب بھر، صلی اللہ علیہ وسلم

حکمراں جو ہے وہ ہے تابعِ فرمان ان کا
کون آزاد نہیں بندۂ احسان ان کا
سیر ہے نعمتِ کونین سے مہمان ان کا
یارب آباد رہے خانۂ احسان ان کا

لے چکے بخشش اُمت کا خدا سے اقرار
عرصۂ حشر ہے مارا ہوا میدان ان کا
فخر سمجھیں جو لگے ہاتھ عصا برداری
مرتبہ جانتے ہیں موسیِ عمران ان کا

کبھی اِک حرف کا ہوگا نہ فصیحوں سے جواب
طرفہ اعجازِ نمایاں ہے یہ قرآن ان کا
خلد میں مجرمِ اُلفت بھی پہنچ جائیں گے
تھام کر سلسلۂ گیسوئے پیچاں ان کا

حوریں خدمت کو کنیزیں ہیں تو غلمان ہیں غلام
کوثر ان کا ہے بہشت ان کا ہے رضوان ان کا
کس کی طاقت ہے کہ مدحت میں زباں کھول سکے
جب خدا آپ ہو قرآن میں ثنا خوان ان کا

بادشاہوں کو کیا فقر میں مغلوب امیر
وجہ یہ ہے کہ خدا خود تھا نگہباں ان کا

تو ہے ممدوح خدا اے شہ والا حسبی ... بندہ جو حمد کا دعویٰ کرے ہے بے ادبی
دیکھ کر شان تری کہتا ہے ہر شیخ و صبی ... مرحبا سید مکی مدنی العربی

ادب کی جا ہے یہ چُپ ہو تو اور زباں بند کر ... وہ جانے چھوڑ اسے پر نہ کر تو کچھ اصرار
بس اب دُرود پڑھ اُس پہ اور اُس کی آل پہ تو ... جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اُس کی عترتِ اطہار

الٰہی اس پہ اور اس کی تمام آل پہ بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کو شمار

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

نقشہ خلاصۂ کتاب

درود شریف کے عروج و نزول کا خریطہ

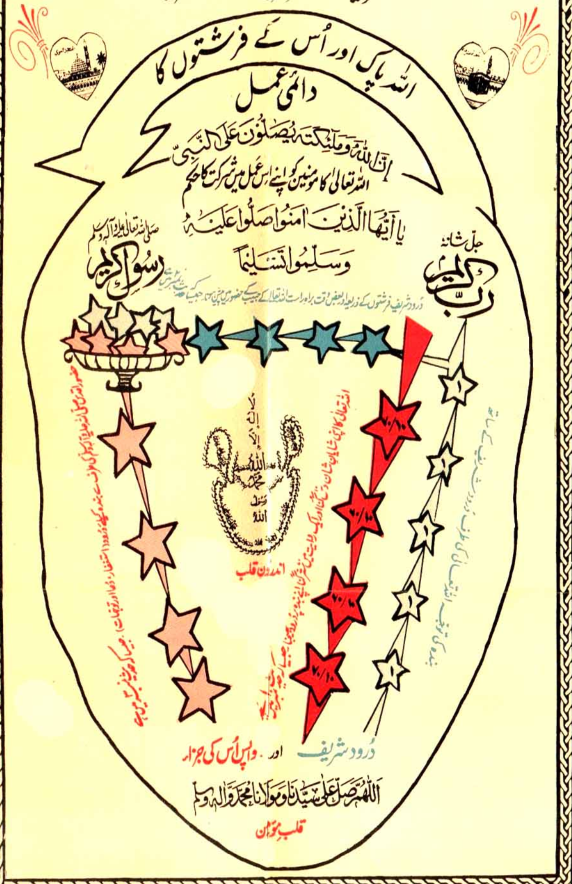

ا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جلّ شانہ اس پر دس دفعہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ (مسلم)

۱؎ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال: من صلی علیّ صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا۔

۲۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جلّ شانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمّت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

۲؎ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبیّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال: ان للہ ملٰئکۃ سیاحین یبلغونی عن امتی السلام۔

۳۔ حضرت اوس بن اوس سے مروی ایک طویل حدیث کے آخر میں ہے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو مَیں تمہارے لیے دُعاء اور استغفار کرتا ہوں۔

۳؎ عن أوس بن أوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث طویل وفی آخرہ: فان صلاتکم تعرض علیّ فأدعو لکم وأستغفر۔

لو شق عن قلبی فری وسطه
ذكرك و التوحيد فی شطره

(جلاء الافہام لابن قیم الجوزیہ)

ترجمہ: اگر میرے دل کو چیرا جائے تو دیکھنے والا یہ دیکھے گا کہ اس کے نصف حصّہ میں آپ کا ذکر ہے اور نصف حصّہ میں توحید ہے)

یارب صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبك خیر الخلق كلهم

صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اُس شخص کیلئے کہ جس نے عرض کیا تھا "یارسول اللہ اگر مَیں سارے (دعاؤں کے) وقت کو آپ پر دُرود کیلئے مقرر کردوں تو کیسا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسی صورت میں تیرے (دُنیا و آخرت کے) سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کردیئے جائیں گے۔

"لیس کمثلہ شیٔ"
"وفی أنفسکم أفلا تبصرون"
"النبی أولی بالمؤمنین من أنفسھم"
"نحن أقرب إلیه من حبل الورید"
"ھو الأول والآخر والظاھر والباطن"

یہ فریضہ درود شریف کے ورد میں حدیث پاک میں وارد فضائل کو ذہن میں مستحضر کرنے کیلئے اختصار اور تفہیم کیلئے ہے تاکہ ایمان اور احتساب کی کیفیت سے دُرود پاک پڑھا جائے۔ لیکن جیسے ذاتِ باری تعالیٰ کیلئے ہے کہ "لیس کمثلہ شیٔ" ایسے ہی اُس کی صفات اور افعال کے متعلق بھی ملحوظ رہے کہ وہ "کمایلیق بشانہٖ" ہے۔

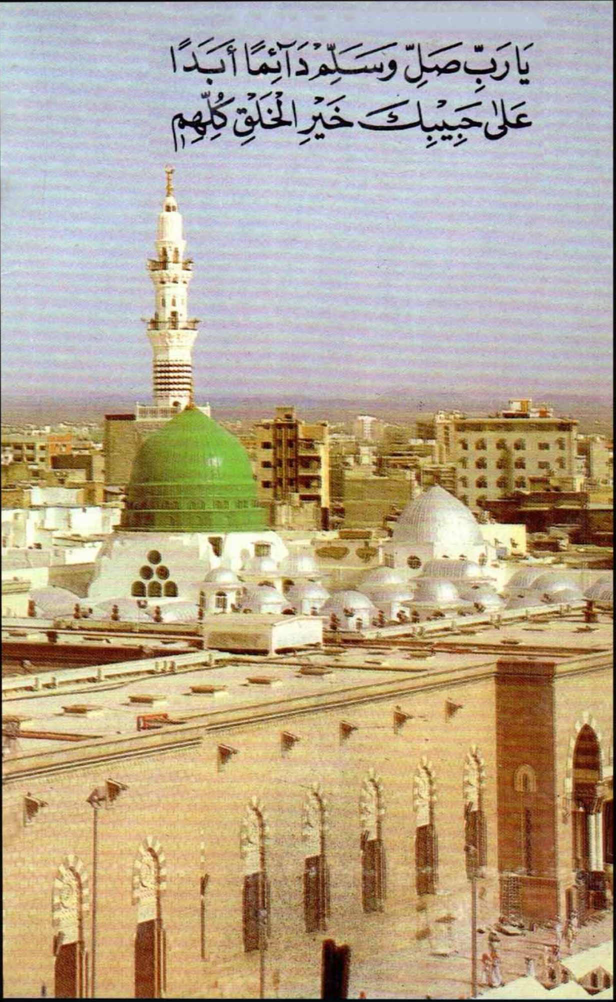
يا ربِّ صلِّ وسلِّم دائمًا أبدًا
على حبيبك خيرِ الخلقِ كلِّهمِ